HABIBIA ISLAMICUS

(The International Journal of Arabic &Islamic Research) (Quarterly) Trilingual (Arabic, English, Urdu) ISSN:2664-4916 (P) 2664-4924 (E)

Home Page: http://habibiaislamicus.com

Approved by HEC in Y Category

Indexed with: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.

PUBLISHER HABIBIA RESEARCH ACADEMY

Project of **JAMIA HABIBIA INTERNATIONAL,** Reg. No: KAR No. 2287 Societies Registration Act XXI of 1860 Govt. of Sindh, Pakistan.

Website: www.habibia.edu.pk,

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

TOPIC:

UNDERSTANDING THE MEANING AND SIGNIFICANCE OF SUNNAH AND JAMA'AT IN LIGHT OF THE HADITH OF IFTIRAQ AND THE IMPORTANCE OF STRONG BONDS WITH THE JAMA'AT

حدیث افتراق کی روشنی میں سنت اور جماعت کا مصداق و مفہوم اور لزومِ جماعت کی اہمیت

AUTHORS:

1. *Muhammad Hassan Saeed, Assistant Professor, Department of Sciences and Humanities, FAST National University of Computer and Emerging Sciences, Karachi Campus. Email ID: hassan.saeed@nu.edu.pk Orcid ID: https://orcid.org/0000-0001-8739-9269*
2. *Muhammad Shahzad Shaikh, Assistant Professor, Department of Sciences and Humanities, FAST National University of Computer and Emerging Sciences, Karachi Campus. Email ID: shahzad.shaikh@nu.edu.pk Orcid ID: https://orcid.org/0000-0001-6714-29763.*
3. *Farhan Ali Memon, Lecturer, Department of Sciences and Humanities, FAST National University of Computer and Emerging Sciences, Karachi Campus. Email ID: farhan.ali@nu.edu.pk Orcid ID: https://orcid.org/0009-0004-0160-71942*

How to Cite: *Saeed, Muhammad Hassan, Muhammad Shahzad Shaikh, and Farhan Ali Memon. 2024. "UNDERSTANDING THE MEANING AND SIGNIFICANCE OF SUNNAH AND JAMA'AT IN LIGHT OF THE HADITH OF IFTIRAQ AND THE IMPORTANCE OF STRONG BONDS WITH THE JAMA'AT: حدیث افتراق کی روشنی میں سنت اور جماعت کا مصداق و مفہوم اور لزومِ جماعت کی اہمیت". Habibia Islamicus (The International Journal of Arabic and Islamic Research) 8 (2):1-20.*

DOI: https://doi.org/10.47720/hi.2024.0802u01.

URL: https://habibiaislamicus.com/index.php/hirj/article/view/286

Vol. 8, No.2 || April –June 2024 || P. 1-20

Published online: 2024-06-10

QR. Code

UNDERSTANDING THE MEANING AND SIGNIFICANCE OF SUNNAH AND JAMA'AT IN LIGHT OF THE HADITH OF IFTIRAQ AND THE IMPORTANCE OF STRONG BONDS WITH THE JAMA'AT

حدیث افتراق کی روشنی میں سنت اور جماعت کا مصداق و مفہوم اور لزوم جماعت کی اہمیت

*Muhammad Hassan Saeed,	Muhammad Shahzad Shaikh,	Farhan Ali Memon,*

ABSTRACT:
Prophet Muhammad ﷺ said: "The best people of my community are those of my time, then those who come after them, then those who come after them." This quote emphasizes the excellence of the earliest generations of Muslims, those who lived during and shortly after the time of Prophet Muhammad ﷺ. In the light of this Hadith, it becomes clear that as this Ummah moved further away from the time of Prophethood, new trials and tribulations took root among them. Thus, whether it was the Mu'tazilites or the Kharijites, the Qadariyya or the Jahmiyya, the Murji'ah or the Jabriyya, etc., all of these were the result of the distance from the era of Prophethood. Upon closer analysis, it is evident to any person of understanding that the trials and tribulations arising in the Muslim Ummah in the present times are a continuation and extension of the trials mentioned above. Only their forms and manifestations are different. The Prophet ﷺ has bestowed a great favor upon this Ummah by not only identifying these trials but also by showing the Ummah the way to avoid them by following his path and that of his companions. And that is the Muslim Ummah's fourteen hundred years of practice and tradition. By adhering to this we can continue to follow the path of salvation. In the light of the teachings of the Prophet ﷺ, the scholars of the Ummah have suggested that the solution is to adhere to the Sunnah and the Jama't firmly. In this writing, we have tried to highlight this point so that the unity of the Ummah is preserved and harmful disagreements can be eradicated.

KEYWORDS: *Hadith-e-Iftiraq, Sunnah of Prophet, Trials & Tribulations, Salvation, Ummah*

تعارف:

آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی قدر ہے کہ میری امت میں سب سے بہترین اس زمانے کے لوگ ہیں جو مجھ سے قریب ہے، پھر وہ جو ان سے قریب ہوں، پھر وہ جو ان کے قریب ہوں۔(1) اس حدیث کی روشنی میں دیکھا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ جوں جوں یہ امت زمانہ نبوت سے دور ہوتی گئی نت نئے فتنے ان کے درمیان جڑ پکڑتے چلے گئے۔ چناں چہ معتزلہ ہوں یا خوارج، قدریہ ہوں یا جہمیہ، مرجئہ ہوں یا جبریہ وغیرہ یہ سب دورِ نبوت سے دوری کا نتیجہ تھا۔ بنظرِ غائر دیکھا جائے تو یہ بات کسی ذی عقل سے پوشیدہ نہیں کہ موجودہ زمانے میں امت مسلمہ میں پیدا ہونے والے فتنے انھیں، مذکورہ فتنوں کا تسلسل اور کڑی ہے بس اسکی شکلیں اور صورتیں مختلف ہیں۔ نبی آخر الزماں کا اس امت پہ احسان عظیم ہے کہ آپ نے جہاں ان فتنوں کی نشاندہی فرمائی وہیں ان سے بچنے کی راہ بھی امت کو بتائی ہے۔ اور وہ امتِ مسلمہ کا ساڑے چودہ سو سالہ تعامل و توارث ہے، جس پر عمل پیرا ہو کر ہی ہم نجات کے راستے پہ گامزن رہ سکتے ہیں۔ یعنی خیر القرون سے لے کر اب تک معمول بہاوہ احکام و مسائل جو اَز قبیل متواترات ہیں ان سے بے اعتنائی اور جمہور محدثین و مجتہدین فقہاء کے استنباطات و اجتہادات جو اَز قبیل اجماع ہیں ان پر عدم اعتماد اچھے بھلے اہل علم و دانش کو تفردات کی پر فریب گھاٹی کی طرف لے جاتا ہے۔ اسی طرح دین میں

آسانی کے نام پر شذوذ و رخص کا بے جا تتبع علمی و عملی گمراہی کا سبب بنتا ہے۔ آنحضرت، ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں علمائے امت نے جو اس کا حل تجویز فرمایا ہے وہ سنت اور جماعت کو لازم پکڑنا ہے۔ قرآن کریم کی تفسیر سنت نبوی اور جمہور علمائے امت کی تشریحات و توضیحات کی روشنی میں کرنا اور سمجھنا ہی دراصل اہل سنت و جماعت کا طرۂ امتیاز ہے۔ چناں چہ یہی دو چیزیں اہل سنت و جماعت کے ترکیبی عناصر ہیں۔ زیرِ نظر تحریر میں ہم نے اسی بات کی نشاندہی کی کوشش کی ہے تاکہ امت کی اجتماعیت محفوظ رہے اور اختلافِ مذموم کی بیخ کنی ہو سکے۔ وباللہ التوفیق

زیرِ نظر جائزے کے امتیازات:

زیرِ نظر جائزے میں ہم نے علمی و فکری بے اعتدالی کے بنیادی سبب سے بحث کرتے ہوئے امت میں در آنے والے فتنوں کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اس سلسلے کی اہم کڑی اور سند یعنی سنت اور جماعت کا مفہوم و مصداق سے بحث کی ہے۔ اس کے لیے ہم نے حدیث افتراق سے استشہاد کرتے ہوئے اہل سنت و جماعت کے ترکیبی عناصر کا تحلیل و تجزیہ پیش کیا ہے۔ اس کے لیے ہم نے حکیم الاسلام حضرت قاری محمد طیب صاحب کے بیش بہا علمی نکات سے استفادہ کیا ہے۔ اور ان فتنوں سے بچاؤ کے لیے لزوم جماعت کی اہمیت و ناگزیریت اور شذوذ و نوادر کے تتبع کی مذمت و شناعت کو بیان کیا ہے۔ اس کے لیے ہم نے متکلمین یعنی علمائے عقائد، محدثین اور فقہاء کے اقوال سے اہم استشہادات پیش کیے ہیں۔

حدیث افتراق کی روشنی میں سنت اور جماعت کا مفہوم و مصداق:

اہل السنہ والجماعہ کا مفہوم سمجھنے کے لیے سب سے پہلے اس مرکب اصطلاح کی تحلیل ضروری ہے۔ جس سے اس کی اصل کی جانب اشارہ ملے گا اور اس کی وضاحت ممکن ہو سکے گی۔ ہم یہاں حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ نقل کرنا مناسب سمجھتے ہیں جس سے اس کی ترکیبی عناصر پر بخوبی روشنی پڑتی ہے۔ چناں چہ قاری صاحب فرماتے ہیں:

> یہ لقب دو کلموں سے مرکب ہے ایک "السنۃ" اور ایک "الجماعۃ" ان دونوں کے مجموعے ہی سے ان کا مسلک بنتا ہے تنہا کسی ایک کلمے سے نہیں۔ السنۃ سے قانون، دستور، طریقے، ہدایت اور صراط مستقیم کی طرف اشارہ ہے جس پر چلنے کا امت کو امر کیا گیا ہے: وَأَنَّ هَٰذَا صِرَٰطِي مُسۡتَقِيمٗا فَٱتَّبِعُوهُۖ وَلَا تَتَّبِعُواْ ٱلسُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمۡ عَن سَبِيلِهِۦ ١٥٣ (2) یہی میرا سیدھا راستہ ہے تم اسی کی اتباع کرو۔ اور الجماعۃ کے لفظ سے ذوات قدسیہ، شخصیات مقدسہ اور صادق و صفار ہنمایانِ طریق کی طرف اشارہ ہے جن کی رہنمائی اور معیت و تربیت میں اس صراط مستقیم اور راہ تقویٰ پر چلنے اور اسے سمجھنے کا امر کیا گیا ہے: يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَكُونُواْ مَعَ ٱلصَّٰدِقِينَ ١١٩ (3) کہ تقوے کو ہمسفر کرو اور صادقین کی معیت میں رہو۔ جس سے واضح ہے کہ اس مسلک میں اصول و قانون بغیر ذوات کے اور ذوات بغیر اصول و قانون کے معتبر نہیں جب کہ قانون خود ہی ان ذوات کے ذریعے ہم تک پہنچے ہوئے ہیں خود ذوات بھی ان قانون ہی کے ذریعے پہنچائی گئیں اور واجب الاعتبار بنی ہیں۔ (4)

اہل السنہ والجماعہ کا خمیر "قانون و دستور اور ذوات و شخصیات" ہیں:

قانون و دستور سے مراد کتاب اللہ ہے۔ اور چوں کہ کتاب اللہ (جو قانون و دستور ہے وہ) الفاظ و معانی دونوں کے مجموعے کا نام ہے۔ الفاظ اپنے آپ میں کتنے ہی جامع، کامل اور معجز ہی کیوں نہ ہوں (جیسے کہ قرآن کریم کے الفاظ ہیں) نا صرف اپنے اندر مخفی کیفیات کے اظہار سے عاری ہوتے ہیں بل کہ وہ اپنی ذات میں وضاحت کے متقاضی بھی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ کو عملی جامہ پہنانے کے لیے "شخصیت" کا انتخاب فرمایا اور (حضرت) محمد (ﷺ) کو صفت بیان کے ساتھ متصف فرما کر اس قانون و دستور یعنی قرآن کریم کی تبیین کا بندوبست بھی فرما دیا۔

کتاب اور معلم کتاب کی اہمیت و ضرورت:

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کی تبیین و تشریح اور اسے عملی جامہ پہنانے کے واسطے ذات اقدس ﷺ کو بھیجا۔ جن کے بنیادی مقاصد میں جہاں الفاظ کی تعلیم تھی تو وہیں ان الفاظ کی تبیین بھی تھی اور اس کے ساتھ ساتھ اسے عمل میں لا کر ایک عملی نمونہ بھی پیش فرمانا تھا تا کہ اس قانون و دستور کو پڑھنے، سمجھنے اور پھر اس عمل کرنے میں کسی بھی قسم کا ابہام و تشنگی باقی نہ رہ جائے۔ اس کی واضح مثال حکم صلوۃ ہے، قانون و دستور میں محض یہ نہیں لکھ دیا گیا کہ "نماز ادا کرو" بل کہ نماز کی تبیین اور اس کا عملی طریقہ آنحضرت ﷺ کے ذریعے بتایا گیا، چناں چہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جیسے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو ایسے نماز پڑھو۔ [5] یعنی نماز من چاہی مطلوب نہیں ہے کہ جیسے اور جب چاہا پڑھ لیا بل کہ ان آداب جو قانون و دستور بنانے والے کی منشاء کے مطابق ہوں۔ یعنی اس کے مستحبات، سنن، واجبات، مفسدات اور مکروہات کی رعایت بھی مطلوب ہے، جس کی تفصیل ہمیں آنحضرت ﷺ کے جاری کردہ طریقے ہی کے ذریعے معلوم ہو سکتی ہے۔

تزکیہ کی ضرورت:

چناں چہ معلم کتاب اور ذات اقدس ﷺ کو مبعوث فرمانے میں ایک بہت بڑی حکمت یہ بھی سمجھ میں آتی ہے کہ لوگوں کو ان آداب و اخلاق کی تعلیم سے بھی آراستہ کیا جائے جو عمل کے ساتھ ساتھ طریقۂ عمل کو بھی متعین کرے۔ محض کتاب کو اپنا کر صاحب کتاب کے بتائے ہوئے آداب و اخلاق سے بے اعتنائی برتی جائے تو علاوہ قانون و دستور سے نابلد رہنے کے طبیعتوں میں بے اعتدالی اور افراط و تفریط کا عنصر پیدا ہو جاتا ہے جو اصل منشاء خداوندی سے دور لے جاتا ہے۔ چناں چہ ان آداب و اخلاق کی تعلیم کے واسطے ہی تزکیہ کی ضرورت پیش آتی ہے، جس کے لیے صاحب کتاب کے سامنے رضا و تسلیم اور اس کی صحبت و ملازمت اختیار کرنا از حد ضروری ہے۔ اس کے بغیر مطلوبہ کیفیت کا حصول تقریباً ناممکن ہے۔ اسی واسطے "معیت صادقین" [6] کا حکم فرما کر اس طرف راہ دکھائی گئی ہے۔ [7] جس کے بغیر صراط مستقیم پر گامزن رہنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔ اسی طرح صراط مستقیم [8] کو حاصل کرنے کے لیے برابر دعاء و التجا کی نا صرف تعلیم دی گئی ہے بل کہ اس کا مصداق بھی متعین فرما دیا کہ راستہ ان کا مطلوب ہے جو منعم علیہم [9] ہیں۔

منعم علیہم جماعت کا نام ہے:

چناں چہ جب صراط مستقیم کی اتباع کا حکم دیا گیا ہے وہیں اس کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے کہ وہ "منعم علیہم " انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کی جماعت ہے، یعنی جماعت انبیاء، جماعت صدیقین، جماعت شہداء اور جماعت صالحین۔ معلوم ہوا یہ وہ جماعت ہو گی جو ہر زمانے میں

جماعت در جماعت چلی آئے گی کوئی زمانہ بھی اس جمعیت سے خالی نہیں رہے گا، تا آں کہ قیامت قائم ہو جائے۔ ورنہ حکم خداوندی نامکمل، محدود اور وقتی قرار پائے گا۔ (نعوذ باللہ) المختصر یہ کہ اب کوئی راہ مستقیم کا متمنی ہے تو اسے چاہیے منعم علیہم کی جماعت کے ساتھ چمٹ جائے۔ چناں چہ اسی جماعت منعم علیہم کا ہر اول دستہ اور اوّلین مصداق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت مقدسہ ہے۔

متبوع کے لیے معیت شرط ہے:

قرآن کریم میں جہاں یہ بیان ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں وہیں ایک جماعت کا ذکر "معیت" کے لفظ کے ساتھ ہوا ہے۔[10] وہ "جماعتِ صحابہ" ہے کہ جن کو معیتِ صاحبِ کتاب نصیب ہوئی ہے۔ دراصل اتباع کے لائق وہی لوگ ہوں گے جنھیں معیت و صحبت نبوی نصیب ہوئی ہو، ورنہ تعلیم یافتہ تو اور بھی ہیں اور پیدا ہوتے رہیں گے۔ چناں چہ ان حضرات کی افضلیت کی وجہ بھی یہی صحبت و معیت کا وصفِ خاص ہے کہ جس کی بدولت یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک عمل کو اپنے اندر جذب کیے ہوئے ہیں۔ لہٰذا نجات کے لیے ان کا راستہ اپنانا از حد ضروری ہے۔

جماعت صحابہ سندِ اتباع، جس کا مرکز و محور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے:

معلوم ہوا جب بات اتباع کی ہو گی تو وہاں نمونہ یہی "جماعت" ہو گی، وہ شخصیات جو بقول قاری طیب صاحب "سندِ اتباع" ہیں۔[11] چناں چہ قرآن کریم میں ایسے ہی لوگوں کی اتباع کا حکم ہمیں ملتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والی ہو۔[12] اور جاہل اور مفسدین کی اتباع کرنے کی سختی سے ممانعت بیان کی گئی ہے۔[13] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیئیس سالہ نبوی جد وجہد میں جو جماعت تیار کی اور جن کی ظاہر و باطن کی اصلاح بنفس نفیس خود فرمائی جس کی نگرانی اور قدم قدم پر امتحانات خود اللہ تعالیٰ نے لیے اور جو ہر امتحان میں کھرے ثابت ہوئے جس کے نتیجے میں انھیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے سند اتباع نصیب ہوئی۔ ان کی راہ سے جدا کوئی راہ تلاش کرنا خود بھی گمراہی کے گڑھے میں گرنا ہے اور امت میں بھی افتراق و انتشار میں پیدا کرنا ہے۔

افتراق امت کی پیش گوئی اور حدیث افتراق امت:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال پہلے ہی ایسے لوگوں کے بارے میں پیش گوئی فرمادی تھی جو جماعت سے الگ راہ اختیار کریں گے اور جہنم کا ایندھن بنیں گے۔ سوائے ان کے جو جماعت سے چمٹے ہوئے ہوں گے اور جماعت ہی کو لازم پکڑیں گے۔ چناچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی ملاحظہ فرمائیں:

> عن عبد الله بن عمرو قال: قال رسول الله ﷺ ليأتين على أمتي ما أتى على بني إسرائيل حذو النعل بالنعل، حتى إن كان منهم من أتى أمه علانيةً لكان في أمتي من يصنع ذلك، وإن بني إسرائيل تفرقت على ثنتين وسبعين ملةً وتفترق أمتي على ثلاث وسبعين ملةً، كلهم في النار إلا ملة واحدة، قالوا: ومن هي يا رسول الله؟ قال:ما أنا عليه وأصحابي[14]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت پر بھی وہی حالات آئیں گے جیسے بنی اسرائیل

پر آئے، جیسے ایک جوتا دوسرے جوتے کے برابر ہوتا ہے، یہاں تک کہ اگر ان میں سے کسی شخص نے اپنی ماں سے اعلانیہ بدکاری کی ہوگی تو میری امت میں بھی ایسا شخص ہوگا جو یہ کام کرے گا، اور بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹے گی، سب جہنم میں ہوں گے سوائے ایک جماعت کے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون ہوں گے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس طریقے پر میں اور میرے صحابہ ہیں (اس کے مطابق چلنے والی جماعت)۔

نجات پانے والے "جماعت" ہیں:

مذکورہ بالا حدیث کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ والی حدیث جسے مشکوۃ میں صاحب مشکوۃ نے ذکر کیا ہے ملالیں تو مزید وضاحت ہو جاتی ہے کہ ان تہتر فرقوں میں جو ناجی ہوں گے وہ "جماعت" کے ساتھ متصف ہوں گے یعنی جماعتِ صحابہ رضی اللہ عنہم۔ چناں چہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: عن معاوية ثنتان و سبعون فی النّار و واحدة فی الجنّة وهی الجماعة ۔[15] بہتر (فرقے) جہنم کا ایندھن بنیں گے اور ایک (فرقہ) جنت میں جائے گا، اور وہ "جماعت" ہے۔

ما أنا علیہ سے "سنت" اور وأصحابي سے "جماعت" مراد ہے:

ہمارا یہ دعویٰ کہ سنت سے مراد روشِ نبوی ہے اور واصحابی سے جماعت کی طرف اشارہ ہے، اس کی بہترین تعبیر کرتے ہوئے قاری محمد طیب صاحب رقمطراز ہیں:

> مذکورہ بالا حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے تہتر فرقوں میں سے حق و باطل کو پہچاننے کے لیے معیارِ حق دو ہی چیزوں کے مجموعے کو قرار دیا ہے جو کلمہ "ماانا" اور کلمہ "واصحابی" سے ظاہر فرمادیا ہے۔ "ماانا" سے اشارہ روشِ نبوی، دستور نبوی اور اسوۂ نبوی کی طرف ہے، جس پر آپ اور آپ کے صحابہ قائم تھے۔ اور ظاہر ہے کہ اسی روشِ نبوی اور اسوۂ حسنہ کا نام "السنۃ" ہے جس پر آپ خود چلے اور اپنے صحابہ کو چلایا۔ اس لیے کلمہ "ماانا" سے تو السنۃ کا عنوان نکلا جو لقبِ فرقہ حقّہ کا پہلا جزو ہے اور کلمہ "واصحابی" کا مصداق ظاہر ہے کہ برگزیدہ شخصیتیں ہی ہو سکتی جن کی ابتداء میں ذات اقدسِ نبوی اور آپ کے صحابہ کی ذوات قدسیہ ہیں اور قرون مابعد میں تابعین، تبع تابعین، آئمہ مجتہدین، فقہاءِ مقدسین، علمائے راسخین اور مشائخ حقہ اور ان کے اتباع متعین ہیں۔ اس لیے اناواصحابی کا مفہوم "الجماعۃ" کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا۔ جو اس جماعت کے لقب کا دوسرا جزو ہے جس کا مجموعہ وہی اہل السنہ والجماعہ بن جاتا ہے۔[16]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک اہل السنہ والجماعہ:

علامہ سیوطی اپنی تفسیر فرماتے ہیں، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آیتِ مبارکہ "تَبۡيَضُّ وُجُوهٞ وَتَسۡوَدُّ وُجُوهٞ" کے تحت فرماتے ہیں: تَبۡيَضُّ «وُجُوهُ أَهلِ السُّنَّةِ وَالجَمَاعَةِ» وَتَسۡوَدُّ «وُجُوهُ أَهلِ البِدَعِ وَ الضَّلَالَةِ» یعنی قیامت کے دن اہل السنہ والجماعہ کے چہرے چمکتے ہوں گے اور بدعتیوں و گمراہوں کے چہرے سیاہ ہوں گے۔[17]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں اہل سنت کا ذکر:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں اہل السنۃ کا لفظ زبان نبوی سے ادا ہوا ہے۔ چناں چہ آپ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوهٌ" کے بارے میں فرمایا "تَبْيَضُّ وُجُوهُ أَهْلِ السُّنَّةِ وَتَسْوَدُّ وُجُوهُ أَهْلِ الْبِدَعِ" قیامت کے دن اہل سنت و جماعت کے چہرے سفید چمکتے ہوں گے اور گمراہوں کے چہرے سیاہ ہوں گے۔[18]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں اہل السنہ والجماعہ:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں بہ زبان نبوی اہل السنۃ والجماعہ کا جملہ ملتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیتِ مبارکہ "تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوهٌ" تلاوت فرمائی اور پھر فرمایا "تَبْيَضُّ وُجُوهُ أَهْلِ الْجَمَاعَاتِ وَالسُّنَّةِ ، وَتَسْوَدُّ وُجُوهُ أَهْلِ الْبِدَعِ وَالْأَهْوَاءِ" یعنی قیامت کے دن اہل السنۃ والجماعہ کے چہرے سفید چمکتے ہوں گے اور بدعتی و گمراہوں کے چہرے سیاہ ہوں گے۔[19]

اہل السنہ والجماعہ اصل اور قدیم جماعت ہے:

اہل السنہ والجماعہ سب سے قدیم اور اصل جماعت ہے۔ قرن اول ہی سے یہ نام مستعمل چلا آرہا ہے۔ یہ نام ابتداء زمانہ ہی سے حق و باطل کے درمیان امتیاز کی علامت چلا آرہا ہے۔ چناں چہ حکیم الاسلام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

> بہر حال ان روایات اور واقعات کی رو سے طبقہ "اہل السنہ والجماعہ" اسماً اور رسماً، صورتاً و حقیقتاً، ذوقاً و مشرباً، لوناً و صبغۃً، قدیم اور اصل فرقہ ثابت ہوتا ہے۔ جو اسلام کا اصل حصہ ہے جس کے پیکر میں شروع ہی سے اسلام نمایا ہوا اس لیے قرن اول ہی میں وجود پذیر ہوا قرن اول ہی میں اس کا لقب اور مسلکی عنوان تجویز ہوا اور قرن اول ہی میں وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں شائع اور مشہور بھی ہو گیا جو اس کی قدامت اور اصلیت کی واضح دلیل ہے۔[20]

قرن اول کے ساتھ "اتصالِ سند" ضروری ہے:

اگر آج کوئی یہ دعویٰ کرے کہ ہم ہی اہل السنہ والجماعہ ہیں تو اس کے معیار کو جانچنے کے لیے واضح طریقہ یہ بتایا گیا ہے کہ جس جماعت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طرز کے مطابق ہو گا بس وہی جماعت اس لقب کی مستحق ہو گی چاہے کوئی کہے یا نہ کہے، کوئی مانے یا نہ مانے۔ اس کے لیے ایک اصطلاح استعمال کی گئی ہے کہ جس کی سند متصل ہو گی جماعت صحابہ کے ساتھ وہی جماعت حق کا مصداق ہو گی۔ چناں چہ حکیم الاسلام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

> جس جماعت میں السنۃ اور الجماعۃ کے دونوں بنیادی عنصر موجود ہوں، قرن نبوت سے تسلسل اور سند متصل کے ساتھ اس کا سلسلہ ملا ہوا ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سلسلہ بہ سلسلہ اس کی توثیق ہوتی آرہی ہو، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اس پر شہادت اور اشاعت کی مہر ثبت ہو تو وہی جماعت فرقہ حقہ ہو گی اور اسی کو قدیم اور اصل کہا جائے گا، نا کہ نوزائدہ اور نومولود یا وقت کی پیداوار کو جو ان دو عنصروں میں سے کسی ایک سے کٹی ہوئی ہو اس لیے جو طبقہ اس سے کٹ جائے گا وہی اختلاف کنندہ شمار کیا جائے گا۔ اس لیے صحابہ جیسا ایمان

لانے کوایمان کامعیار فرمایا گیاجس سے ان کی اطاعت وپیروی کاوجوب بھی نمایاہے۔[21]

حدیث افتراق کی وضاحت:

حدیث افتراق کی مزید وضاحت کے لیے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ملاحظہ فرمائیں:

وعن عبدالله بن مسعود قال: خط لنا رسول الله ﷺ خطًا، ثم قال: هذا سبيل الله، ثم خط خطوطًا عن يمينه وعن شماله، وقال: هذه سبل، على كل سبيل منها شيطان، يدعو إليه وقرأ: {وأن هذا صراطي مستقيمًا فاتبعوه}" [22]

یہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کااثرہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سیدھی لکیر کھینچی اور فرمایا کہ یہ اللہ کاراستہ ہے، پھراس کے دائیں اور بائیں لکیریں کھینچ کر فرمایا کہ یہ مختلف راستے ہیں ان میں سے ہر راستے پر شیطان کھڑاہے اور وہ لوگوں کو اپنی طرف بلاتا ہے۔ اور پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ترجمہ:"اور یہ کہ میر اسیدھا رستہ یہی ہے، توتم اسی پر چلنا۔

فرقۂ ناجیہ کامصداق "اہل السنہ والجماعہ "ہیں:

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ حدیث کی شرح کرتے ہوئے پہلے ایک سوال قائم فرماتے ہیں کہ:

وفي شرحه: "فإن قلت: كيف يعلم سبيل الله والسالك بها وسبل الشيطان والواقفون فيها؟" یہ کیسے معلوم ہوگا کہ اللہ کاراستہ کون ساہے اور اس پر چلنے والا کون ہے، اسی طرح شیطان کے راستے کون سے ہیں اور ان پر کون ہے؟

اور پھر خود ہی اس کامندرجہ ذیل جواب مرحمت فرماتے ہیں:

قلت: يعلم ذلك من نقل المتواتر والفحص عن أحوال السلف الصالح من الصحابة ومن بعدهم، وقد علم يقينًا أن هذه البدع في المذاهب والأقوال حدثت بعد الصدر الأول، والصحابة والتابعون لهم بإحسان لم يكونوا على ذلك، وكانوا متبرئين عنها وعن أهلها، رادين عليهم مذاهبهم، رادعين لهم عنها، والمحدثون أصحاب الكتب الستة وغيرها من الكتب المشهورة المعتمدة المعول عليها في الإسلام، والأئمة الفقهاء وأرباب المذاهب الأربعة، ومن هم في طبقتهم، كانوا على ذلك، وأن الأشاعرة والماتريدية إنما أبدوا مذهب السلف وأثبتوها بدلائل عقلية ونقلية، ولذلك سموا أهل السنة والجماعة؛ لأخذهم بما ثبت من سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم، وجرت عليه جماعة الصحابة، وما نطق به الحديث النبوي من قوله: (الذين هم على ما أنا عليه وأصحابي) صادق عليهم، وهم المصدوق عليهم له؛ لأنهم مقتدون بما روي عن النبي ﷺوأصحابه رضي الله عنهم ، ولايتجاوزون عن ظواهر النصوص إلا لضرورة غير مسترسلين مع عقولهم وآرائهم، بخلاف من عداهم من المعتزلة ومن يحذو حذوهم ممن تشبث بالفلسفة واسترسل بآرائهم وأوهامهم. [23]

شیخ فرماتے ہیں کہ تواتر اور سلف صالحین یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد آنے والوں کے احوال میں غور وفکر سے بخوبی معلوم ہوسکتاہے، مزید یہ کہ صدر اول میں در آجانے والے نت نئے اقوال اور اہل بدعت کے طریقوں سے معلوم ہوجائے گا۔ اس لیے کہ

حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اور صفت احسان سے متصف تابعین اس طریقے پر ہر گز کار بند نہیں تھے۔ بل کہ یہ حضرات ان چیزوں سے اور ان کے کرنے والوں سے بے زار اور ان کا پر زور رَد کرنے والے تھے۔ اور اسی طرح کتب ستہ متداولہ کے محدثین، ائمہ فقہاء نیز ائمہ اربعہ اور ان کے طبقے کے لوگ اسی راہ پر گامزن تھے۔ مزید بر آں اشاعرہ اور ماتریدیہ نے مذہب سلف کو ظاہر کیا اور اسے دلائل عقلیہ ونقلیہ سے مضبوط کیا۔ چناں چہ اسی بنا پر ان کا نام "اہل السنہ والجماعہ" قرار پایا کہ ان کا مآخذ سنت رسول اور جماعت صحابہ تھا۔ ان (اہل السنہ و الجماعہ) پر حدیث نبوی "الذين هم على ما أنا عليه وأصحابي" صادق آتا ہے اور جو اس کا صحیح مصداق ہیں۔ اس لیے کے یہ حضرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی مرویات کی اقتداء کرنے والے تھے اور ظاہری نصوص سے سرِ مو تجاوز نہیں کرتے تھے مگر ضرورت کے درجے میں، نا کہ اپنی عقل اور آراء پر بھروسا اور اس کو مد نظر رکھتے ہوئے۔ جیسا کہ معتزلہ اور اور ان کے متبعین کا طریقہ تھا کہ وہ فلسفیانہ موشگافیوں سے چمٹنے والے اور اپنی بے لاگام عقل و آراء کی پیروی کرنے والے تھے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت:

مسند الحدیث فی الہند حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ بالا حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہما کے تحت فرماتے ہیں جو اپنے عقائد و اعمال میں کتاب و سنت کے پابند اور جماہیر صحابہ و تابعین کے متبعین ہیں وہی فرقہ ناجیہ ہیں۔

أقول: الفرقة الناجية هم الآخذون فى العقيدة و العمل جميعا بما ظهر من الكتاب و السنة و جرى عليه جمهور الصحابة و التابعين، إن اختلفوا فى ما بينهم فى ما لم يشتهر فيه نص، و لاظهر من الصحابة إتفاق عليه استدلالاً منهم ببعض ما هنالك، أو تفسيراً لمجمله، و غير الناجية كل فرقة انتحلت عقيدة خلاف عقيدة السلف، أو عملا دون أعمالهم۔ (24)

فرقہ ناجیہ اور ضالہ کی تمثیل:

شارح حجۃ اللہ البالغہ حضرت سعید احمد پالنپوری، ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی مذکورہ حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

سب سے پہلے یہ بات واضح طور پر ذہن نشین کرلی جائے کے اس حدیث میں "فرقہ ناجیہ" اور "فرقہ ضالہ" کی تمثیل بیان کی گئی ہے۔ سیدھا راستہ اہل السنہ والجماعہ کا راستہ ہے، باقی اسلامی فرقوں کی راہیں کج ہیں۔ اور فرقہ ناجیہ ہی عقائد کی بنیاد پر نجات اولیں کا حق دار ہے۔ دیگر فرقے عقاید کی خرابی کی وجہ سے غیر ناجی ہیں۔ (آگے ما ان علیہ و اصحابی سے متعلق فرماتے ہیں) "ما انا علیہ" میں سنت نبوی کی طرف اشارہ ہے (حدیثوں پر عمل کرنے والے اس کا مصداق نہیں ہیں) اور "اصحابی" سے اجماع امت مراد ہے، جس کا اعلیٰ فرد صحابہ کا اجماع ہے۔ یہی جماعت مؤمنین کی راہ ہے۔ جو اس سے برگزشتہ ہے وہ جماعت حقہ کا فرد نہیں۔ (25)

اہل السنہ والجماعہ کی ترکیب:

علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ بھی اہل السنہ والجماعہ کے بارے میں یہی فرماتے ہیں کہ اہل سنت "نص" (قرآن و سنت) کو متضمن ہے، اور الجماعۃ "اجماع" (جماعت کا عمل) کو متضمن ہے۔ اہل السنہ والجماعہ نص اور اجماع کی اتباع کرنے والے ہیں۔

مِنہاج السنۃ میں مرقوم ہے:

فإن اهل السنّة تتضمن النصّ، و الجماعة تتضمن الإجماع، فاهل السنّة و الجماعة هم المتّبعون للنّص و الإجماع [26]

مختلف فرقوں کے ظہور کا اصل سبب:

یہ بات انتہائی قابل غور ہے کہ مذکورہ بالا حدیث میں جن بہتر فرقوں کا ذکر ہے آخر ان کے ظہور کی اصل بنیاد کیا ہے؟ اس سوال کے جواب میں ہم یہاں تاریخ امت مسلمہ سے ایک اقتباس نقل کرنے جا رہے ہیں جس سے واضح ہو گا کہ اس کی اصل بنیاد حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقے سے روگردانی پر مبنی ہے۔ چناں چہ مولانا محمد اسمٰعیل ریحان فرماتے ہیں:

اکثر فرقوں کا آغاز مشاجرات صحابہ پر رائے زنی سے ہوا تھا۔ خانہ جنگیوں کے بعد جب امن قائم ہوا تو ہر جماعت کے لوگ اپنی اپنی جگہ ان الم ناک واقعات کو یاد کر کے مضطرب ہوتے تھے اور اپنی اپنی عقل سے ان کا تجزیہ کرتے تھے۔ عراق و شام میں جاری مباحثوں کا اہم ترین سوال یہ تھا کہ اگر ہم مشاجرات میں برحق تھے تو دوسرے فریق کو کیا کہیں گے؟ اگر ہم حق پر نہ تھے اور ہم نے ناحق خون خرابے میں ہاتھ رنگے تھے تو ہماری حیثیت کیا ہے؟ قرآن کی اس آیت کا کیا مطلب ہو گا جس میں کہا گیا ہے کہ کسی مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کرنے کا بدلہ جہنم ہی ہے، جس میں ہمیشہ رہنا ہو گا۔ لوگوں نے اس مسئلے کو الگ الگ پہلو سے دیکھ کر مختلف آراء قائم کر لیں۔ پھر رائے سے کئی فرعی نتائج نکلے تو وہ لوگ ان پر بھی اصرار کرنے لگے۔ ان کے مخالفین نے ان کے تجزیے کو شد و مد سے مسترد کر کے اس کے بالکل برعکس رائے لے آئے۔ ایسے میں کوئی تیسری جماعت اٹھی اور فریقین کو متشدد قرار دے کر ایک نئی بزعم خود معتدل رائے پیش کر دی جس رائے پر کچھ لوگ جمع ہو گئے وہ ایک مستقل فرقہ بن گیا۔[27]

اہل السنہ والجماعہ کا عنوان:

ان فرقوں میں ایک جماعت ایسی تھی جو ان عقائد پر جو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مزاج و مذاق کے مطابق تھے مضبوطی کے ساتھ کاربند تھی۔ جن کی بنیاد دو چیزوں پر تھی ایک سنت اور دوسری جماعت صحابہ۔ اہل زیغ و ضلال اور اہل سنت کے درمیان جو وجہ امتیاز تھا وہ یہی دو چیزیں تھیں۔ چناں چہ مؤرخ اسمٰعیل ریحان رقمطراز ہیں کہ:

امت مسلمہ کے سواد اعظم نے جو عالم اسلام کی نوے فیصد سے زیادہ آبادی پر مشتمل تھا ایسا عنوان اختیار کیا جس سے امتیاز کی اصل بنیادیں واضح ہو جائیں۔ پس پہلی صدی ہجری میں ہی صحیح احادیث پر عمل پیرا لوگوں کے لیے سنۃ کا لفظ بولا جانے لگا جو بعد میں مزید وضاحت کے ساتھ اہل السنہ والجماعہ بن گیا۔ اسی اکثریتی طبقے کو عرب دنیا میں السنۃ اور عجم میں سنی کہا جاتا ہے۔ عمر بن عبد العزیز کے بعض مکاتیب میں اہل السنہ کا لفظ موجود ہے۔ اہل السنہ اور دیگر گروہوں کے مؤقف میں ایک اہم فرق یہ تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں اہل السنہ کی رائے افراط و تفریط سے پاک اور قرآن و سنت کے عین مطابق تھی۔

چناں چہ مسروق کا قول ہے کہ: حبّ أبی بکر وعمر ومعرفة فضلهما من السنة ابو بکر و عمر کی فضیلت کا اعتراف طریق سنت ہے۔

اسی طرح امام ابو حنیفہ ؒ فرماتے ہیں کہ:السنة أن تفضلّ الشيخين و تحب الختنين و ترى المسح على الخفين اہل سنت کی علامت میں سے یہ ہے کہ تم شیخین (حضرت ابو بکر و عمر) کو افضل مانو، دونوں دامادوں (حضرت عثمان و علی) سے محبت رکھو اور موزوں پر مسح کو جائز سمجھو۔(28)

فرقہ ناجیہ میں کون داخل ہیں؟

چناں چہ فتاویٰ بنوری ٹاؤن میں اس بات کو واضح انداز میں بیان کر دیا گیا ہے کہ اصل اہل السنہ والجماعہ وہ ہیں کہ قرآن و سنت جن کا مآخذ ہے اور حضرات صحابہ کرام ؓ جن کا معیار ہیں۔ جامعہ علوم اسلامیہ کے مفتیان کرام اسی حدیثِ رسول کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

> لہذا حدیث: "ما أنا عليه وأصحابي" سے معلوم ہوا کہ جو فرقہ آنحضرت ﷺ ، خلفائے راشدین ؓ اور دیگر صحابہ کرام ؓ کے طریقے پر کاربند ہے وہ حق پر ہے، جس کا صحیح مصداق موجودہ دور میں "اہل السنہ والجماعہ "ہیں، جن میں احناف، شوافع، مالکیہ اور حنابلہ سب داخل ہیں اور اس کے علاوہ تمام گم راہ فرقے ہیں جو "فرقہ ناجیہ " سے خارج ہیں۔(29)

لہذا الحاد و تحریف سے بچنے کا واحد راستہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی سنت اور جماعت صحابہ کو دین کی تعبیر و تشریح میں اتھارٹی مان لیا جائے۔ یہود و نصاریٰ نے توراۃ و انجیل میں من چاہی تعبیر و تشریح کے ذریعے ہی الحاد و تحریف کا راستہ اپنایا ہے۔ اس کے برعکس جب ہم سنت رسول اور جماعت صحابہ کو معیار بنالیتے ہیں تو گمراہی کی تمام راہیں خود بہ خود مسدود ہو کر رہ جاتی ہیں۔ یہی اہل السنۃ والجماعۃ کا امتیاز ہے۔

لزوم جماعت کی اہمیت تعلیمات نبوی، آثار صحابہ اور علمائے امت کی تصریحات:

آنحضرت ﷺ کی تعلیمات اور صحابہ کرام ؓ کے تعامل سے بھی ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ امت کے اتحاد و اتفاق اور جماعت کے ساتھ جڑے رہنے کی ان کے یہاں کتنی اہمیت تھی۔ جماعت سے الگ ہونے کو کہیں تفرقہ بازی، کہیں اس حال میں مرنے کو جاہلیت کی موت اور کہیں جہنم میں جانے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اسی طرح جماعت کے ساتھ رہنے پر بڑی بشارتیں بھی وارد ہوئی ہیں۔ چناں چہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس سلسلے میں جمہور کی آراء کی اہمیت، اجماعی مؤقف کی تاکید کو واضح کیا جائے اور اس کے مقابلے شذوذ و رخصتوں کے درپے ہونے والوں کو دعوت فکر دی جائے اور اس کے گمراہ کن نتائج سے باخبر کیا جائے جو اکثر اوقات سلبِ ایمان کا باعث ہو جاتا ہے۔ چناں چہ اس کی تفصیلات سے اس مسئلے کی حساسیت اور نزاکت واضح ہو جائے گی۔ وباللہ التوفیق

شذوذ اور نوادر کا تتبع تفرقہ بازی ہے

جماعت اور اجماع کی اہمیت ہی کے پیش نظر حضرت عمر ؓ نے اس کو لازم پکڑنے کی بہت تاکید فرمائی ہے اور جماعت سے علیحدگی کو تفرقہ سے تعبیر فرمایا ہے۔ چناں چہ اپنے ایک خطبے میں ارشاد فرماتے ہیں:

> عَلَيكُم بِالجَمَاعَة، وَإِيَّاكُم وَالفُرقَة(30) جماعت کو لازم پکڑو، اور آپس کے افتراق سے بچو۔

جنت کا یقینی راستہ "اتباع جماعت" میں ہے:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے خطبے میں مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ:

مَنْ أَرَادَ بُحْبُوحَةَ الجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الجَمَاعَةَ (31) جو شخص جنت کے مزے چاہتا ہے اُسے چاہئے الجماعۃ کو لازم پکڑے۔

جماعت باعث رحمت ہے اور تفرقہ عذاب ہے:

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جماعت کے ساتھ رہنا ہی باعث رحمت ہے اور جماعت کو چھوڑنا اس لیے عذاب ہے کہ یہ انسان کے ایمان کے لیے نقصان دہ ہے۔ چناں چہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

الجَمَاعَةُ رَحْمَةٌ وَالفُرْقَةُ عَذَابٌ (32) جماعت کے ساتھ منسلک رہنا باعثِ رحمت ہے، اور جماعت سے علیحدگی اختیار کرنا باعثِ عذاب ہے۔

اللہ تعالیٰ کی تائید بھی "جماعت" کے ساتھ ہے:

سنن نسائی کی ایک عبارت سے بھی مندرجہ بالا اقوال کی وجہ معلوم ہو رہی ہے کہ جماعت باعث رحمت کیوں ہے، اور جماعت کو لازم پکڑنے کی آخر وجہ کیا ہے، اور جماعت سے الگ ہونا کیوں باعث عذاب اور تفرقے کا باعث ہے؟ تو اصل وجہ اس کی یہ ہے کہ جماعت ہی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا و تائید شامل حال ہوتی ہے کہ وقت کے فقہاء و مجتہدین جو بات بالاتفاق فرما دیتے ہیں اسے اللہ تعالیٰ کی تائید حاصل ہوتی ہے اس کے علاوہ سارے راستے شیطان کی طرف جاتے ہیں۔ چناں چہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

فَإِنَّ يَدَ اللَّهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ يَرْكُض" (33)

اس لیے کہ اللہ کی مدد جماعت کے ساتھ ہے۔ وہ آدمی جو جماعت سے جدائی (بھاگتا ہے) اختیار کرتا ہے شیطان اس کے ساتھ بھاگتا ہے۔

تفرقے سے کنارہ کشی بہتر:

ہر زمانے میں مسلمانوں کی ایک جماعت ایسی رہے گی جو حق پر ہو گی ہمیں اسی کی اتباع کو لازم پکڑنا ہے، لیکن حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بالفرض والمحال کے طور پر استفسار فرما رہے ہیں کہ اگر ایسا ہو جائے کہ جماعت اور امام دونوں ہی موجود نہ ہوں اور ہر طرف تفرقہ و انتشار ہو تو اس صورت ہم کیا کریں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

تَلْزَمُ جَمَاعَةَ المسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ، قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلاَ إِمَامٌ؟ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الفِرَقَ كُلَّهَا، وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ، حَتَّى يُدْرِكَكَ الموْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ (34)

مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے ساتھ ملازمت اختیار کرو۔ (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا کہ اگر جماعت اور امام نہ ہو (تو میں اس صورت میں کیا کروں)؟ فرمایا: تو تم ان تمام (جہنمی) گروہوں سے کنارہ کش ہو جانا، اگرچہ تمھیں درخت کی جڑیں ہی کیوں نہ چبانی پڑیں، یہاں تک کہ اسی حال میں تمھیں موت آ جائے۔

"جماعت" سے معمولی اختلاف بھی قابل قبول نہیں:

جن پانچ چیزوں کولازم پکڑنے کا اللہ اور اس کے رسول نے حکم دیا ہے ان میں ایک جماعت المسلمین کی پیروی بھی ہے۔اس سلسلے میں ذرابرابر بھی روگردانی قابل قبول اور روا نہیں رکھی گئی:

وَأَنَا آمُرُكُمْ بِخَمْسٍ اللَّهُ أَمَرَنِي بِهِنَّ، السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ وَالجِهَادُ وَالهِجْرَةُ وَالجَمَاعَةُ، فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الجَمَاعَةَ قِيدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ إِلَّا أَنْ يَرْجِعَ، وَمَنْ ادَّعَى دَعْوَى الجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّهُ مِنْ جُثَا جَهَنَّمَ- فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ صَلَّى وَصَامَ؟ قَالَ: وَإِنْ صَلَّى وَصَامَ، فَادْعُوا بِدَعْوَى اللَّهِ الَّذِي سَمَّاكُمُ المسْلِمِينَ المؤْمِنِينَ، عِبَادَ اللَّهِ (35)

میں تمہیں مامور کرتا ہوں ان پانچ چیزوں کا کہ جن کا اللہ تعالیٰ نے مجھے مامور کیا ہے یعنی سمع، طاعت، جہاد، ہجرت اور جماعت، کیونکہ جو شخص "جماعت" سے ایک بالشت بھی علیحدگی اختیار کرے گا وہ اپنی گردن سے اسلام کا قلادہ اتار پھینکے گا یہاں تک کہ وہ اس کی طرف دوبارہ واپس نہ آجائے۔اور جو شخص جاہلیت کا نعرہ بلند کرے گا وہ دوزخ کا ایندھن ہے۔ایک آدمی نے پوچھا: یارسول اللہ! اگرچہ وہ صوم وصلوۃ کا پابند ہی کیوں نہ ہو؟ فرمایا: اگرچہ وہ صوم وصلوۃ کا پابند ہی کیوں نہ ہو۔بس اس نام سے (ایک دوسرے کو) یاد کرو جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے یعنی مسلمین، مومنین اور عباد اللہ (کے کلمات کے ساتھ)۔

"جماعت" کو "من حیث الجماعۃ" عصمت حاصل ہے:

فرد واحد کی رائے کے مقابلے میں جماعت کو ایک گونا عصمت حاصل ہے کہ جب کسی معاملے میں جماعت فقہاء و مجتہدین ایک رائے اختیار فرمائیں تو وہ خطاء و گمراہی سے دور ہوتے ہیں بنسبت فرد واحد کے، کہ اسے شیطان آسانی سے اچک لیتا ہے جیسا کہ گذشتہ حدیث میں فرمایا گیا ہے۔چناں چہ مندرجہ ذیل حدیث میں بھی اسی بات کی طرف توجہ دلائی جارہی ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو کبھی گمراہی پر جمع نہیں فرماتے اسے ضرور صراط مستقیم پر چلاتے ہیں:

إن الله تعالى لا يجمع أمتي على ضلالة، ويد الله مع الجماعة (36)

اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا، اور اللہ کی مدد جماعت کے ساتھ ہے۔

"جماعت" کا راستہ نجات کا واحد ذریعہ ہے:

چناں چہ حدیث افراق امت جو کہ اسی مضمون میں خاص ہے اس میں آنحضرت ﷺ نے بڑی وضاحت کے ساتھ ارشاد فرمادیا ہے کہ تہتر فرقوں میں سے بہتر جہنم کا ایندھن بنیں گے سوائے ایک کے، اور وہ جماعت ہوگی یعنی اہل سنت و جماعت کے ساتھ چلنے والے۔

ثِنْتَانِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ، وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَهِيَ الْجَمَاعَةُ (37)

بہتّر (فرقے) دوزخ میں (جانے والے) ہوں گے اور ایک جنت میں جو کہ "الجماعۃ" ہے۔

"جماعت" اسلام کی بنیاد میں سے ہے:

یہی وجہ معلوم ہوتی ہے خلیفۂ رابع حضرت علی رضی اللہ عنہ " جماعت " کو اسلام کی بنیادوں میں سے شمار فرماتے ہیں:

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: "إِنَّ الْإِسْلَامَ ثَلَاثُ أَثَافِيَ: الْإِيمَانُ وَالصَّلَاةُ وَالْجَمَاعَةُ، فَلَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ إِلَّا بِإِيمَانٍ، وَمَنْ آمَنَ صَلَّى، وَمَنْ صَلَّى جَامَعَ، وَمَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قَيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ (38)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا: "اسلام تین بنیادوں پر ہے: ایمان، صلوۃ، اور جماعت، نماز بغیر ایمان کے قبول نہیں، جو ایمان لے آیا اس کے لیے نماز پڑھنا لازم ہو گی۔ اور جو نماز پڑھے گا اس کے لیے جماعت لازم ہے۔ اور جو شخص جماعت سے ایک بالشت بھی الگ ہوا تو اس نے اسلام کا قلادہ گویا اپنی گردن سے اتار پھینکا۔

تارکِ "جماعت" کا اسلام میں اس کا کچھ حصہ نہیں:

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ جماعت سے علیحدگی کو اسلام سے علیحدگی گردانتے ہیں۔ چناں چہ فرماتے ہیں:

مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ فَارَقَ الْإِسْلَامَ (39)

جس نے جماعت سے ایک بالشت بھی علیحدگی اختیار کی، وہ اسلام ہی سے علیحدہ ہو گیا۔

وسط جنت میں مقام کی بشارت:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما جماعت کے ساتھ چلنے والے اسے لازم پکڑنے والے کے واسطے جنت کے بیچوں بیچ ٹھکانے کی بشارت دیتے ہیں۔ چناں چہ حضرت حارث بن قیس رضی اللہ عنہ راویت فرماتے ہیں:

عَنِ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: أَتُحِبُّ أَنْ يُسْكِنَكَ اللَّهُ وَسَطَ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ , وَهَلْ أُرِيدُ إِلَّا ذَاكَ، قَالَ: عَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ، أَوْ بِجَمَاعَةِ النَّاسِ (40)

حضرت حارث بن قیس رضی اللہ عنہ راوی ہیں: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے مجھ سے کہا: کیا تمہیں پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں جنت کے وسط میں رہائش کروائے؟ میں نے عرض کی: میں آپ پر قربان، اور مجھے کیا چاہیے۔ تو فرمایا: جماعت کو لازم پکڑ کر رکھو، یا کہا کہ لوگوں کی جماعت کو لازم پکڑو۔

"جماعت" سے مفارقت کی موت جاہلیت کی موت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ایک اثر سے پتہ چلتا ہے کہ اگر کوئی اس حالت میں مرا کہ وہ جماعت سے ذرا برابر بھی الگ رہا ہو، تو وہ گویا جاہلیت کی موت مرا۔ چناں چہ آپ فرماتے ہیں:

مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ، مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً (41)

جس نے الجماعۃ سے بالشت بھر مفارقت کی اور مرا، تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

اجماعی مؤقف کی مخالفت باعث ہلاکت ہے:

اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک اور اثر میں پہلی قوموں کی ہلاکت کے اسباب بیان فرما رہے ہیں کہ وہ لوگ اجتماعیت کی بجائے

تفرقے اور دینی معاملات میں بحث و مباحثے کے بازار گرم کیا کرتے تھے۔ چناں چہ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى الْمُؤْمِنِينَ بِالْجَمَاعَةِ، وَنَهَاهُمْ عَنِ الِاخْتِلَافِ وَالْفُرْقَةِ، وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّهُ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَهُمْ بِالْمِرَاءِ وَالْخُصُومَاتِ فِي دِينِ اللَّهِ (42)

اللہ تعالیٰ نے مومنین کو جماعت کے ساتھ چلنے کا حکم دیا ہے، اور اختلافات میں پڑنے سے منع فرمایا ہے۔ اور ان کو متنبہ فرمایا ہے کہ اس (اللہ تعالیٰ) نے ان سے قبل قوموں کو دینی معاملات میں اختلافی بحثوں اور جھگڑوں کے باعث ہلاک کیا ہے۔

صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم کا دستور بھی "الجماعۃ" ہے:

چناں چہ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ جماعت کی اسی اہمیت کے پیش نظر اسے صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم کا گویا دستور و منشور فرماتے ہیں:

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، قَالَ: "كَانَ يُقَالُ: "خَمْسٌ كَانَ عَلَيْهَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَالتَّابِعُونَ بِإِحْسَانٍ: لُزُومُ الْجَمَاعَةِ، وَاتِّبَاعُ السُّنَّةِ، وَعِمَارَةُ الْمَسَاجِدِ، وَتِلَاوَةُ الْقُرْآنِ، وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ (43)

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، یہ بات کہی جاتی رہی ہے کہ: پانچ چیزیں ایسی ہیں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین باحسان کا دستور رہیں: جماعت کو لازم پکڑنا، سنت کی اتباع، مسجدوں کو آباد رکھنا، تلاوت قرآن کرتے رہنا، اور اللہ کے راستے میں جہاد۔

ہمارے اسلاف کا طریقہ بھی "الجماعۃ" ہے:

امام آجری بغدادی ثم المکی رحمۃ اللہ علیہ نے تفرقہ بازی سے اجتناب کرنے اور جماعت کے طریقے کو لازم پکڑنے کو اسلاف کا طریقہ و دستور قرار دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

بَلْ أَمَرَنَا عَزَّ وَجَلَّ بِلُزُومِ الْجَمَاعَةِ، وَنَهَانَا عَنِ الْفُرْقَةِ، وَكَذَلِكَ حَذَّرَنَا النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْفُرْقَةِ وَأَمَرَنَا بِالْجَمَاعَةِ، وَكَذَلِكَ حَذَّرَنَا أَئِمَّتُنَا مِمَّنْ سَلَفَ مِنْ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِينَ كُلِّهِمْ يَأْمُرُونَ بِلُزُومِ الْجَمَاعَةِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْفُرْقَةِ (44)

اللہ نے تو ہمیں جماعت کو لازم پکڑنے کا حکم کیا ہے، اور ٹولے ہونے سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ٹولے ہونے سے خبر دار فرمایا اور جماعت کے ساتھ رہنے کا حکم دیا ہے۔ اسی طرح ہمارے ائمہ سلف علمائے اسلام سب کے سب لزوم جماعت کا حکم کرتے اور ٹولے ہونے سے منع فرماتے رہے ہیں۔

خلاصہ کلام:

ذیل میں عالم اسلام کی دو مشہور اور معتدل مزاج شخصیات کی زبانی ان کی زندگی کا نچوڑ، اس مقالے کے خلاصے کے طور پر پیش کیا جاتا ہے:

مولانا ابو الحسن علی ندوی المعروف علی میاں کی نصیحت:

علی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے نام نامی اسم گرامی سے علمی دنیا میں کون واقف نہیں! آپ مشرقی و مغربی علوم کی جامع شخصیت تھے۔ آپ اپنی

زندگی کا نچوڑ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ جمہور اہل سنت کے راستے کو کبھی نہ چھوڑا جائے اور ہمیشہ اسی پر قائم رہا جائے۔ چناں آپ فرماتے ہیں:

"تجربے کی بات کہتا ہوں وہ یہ کہ میں نے بھی کتابیں پڑھی ہیں۔ اسلام کے مذاہب اربعہ سے باہر نکل کر تقابلی مطالعہ کیا ہے۔ شاید کم ہی لوگوں نے اس طرح کا مطالعہ کیا ہو۔ ان تمام کے مطالعے کے نچوڑ میں ایک گرُ کی بات بتاتا ہوں کہ جمہور اہل سنت کے مسلک سے کبھی نہ ہٹیے گا۔ اس کو لکھ لیجیے۔ چاہے آپ کا دماغ کچھ بھی بتائے، آپ کی ذہنیت آپ کو کہیں بھی لے جائے، کیسی ہی قوی دلیل پائیں، جمہور کے مسلک سے نہ ہٹیے، اللہ تعالیٰ کی جو تائید اس کے ساتھ رہی ہے اس کے شواہد و قرائن ساری تاریخ میں موجود ہیں۔"(45)

علامہ سید سلیمان ندوی کی نصیحت:

اسی طرح علامہ سید سلیمان صاحب ندوی بھی جمہور کے طریق پر کاربند رہنے کو اور نئی راہ اختیار کرنے کو بڑی سختی کے ساتھ منع فرماتے ہیں: چناں چہ آپ اپنی ہی زندگی کا تجربہ بیان فرماتے ہیں کہ:

"جمہور اسلام جس مسئلے میں اعتقادی و عملی طور پر متفق ہوں اس کو چھوڑ کر تحقیق کی نئی راہ اختیار نہ کی جائے۔ یہ طریق، تواتر و توارث کی بیخ کنی کے مرادف ہے۔ اس گناہ کا مرتکب کبھی میں خود بھی ہو چکا ہوں اور اس کی اعتقادی و عملی سزا بھگت چکا ہوں۔ اس لیے دل سے چاہتا ہوں کہ اب میرے عزیزوں اور دوستوں میں سے کوئی اس راہ سے نہ نکلے تاکہ وہ سزا سے محفوظ رہے جو ان سے پہلوں کو مل چکی ہے۔"(46)

معلوم ہوا جن لوگوں کے عقائد و اعمال حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بتائے ہوئے قرآن و سنت پر مبنی اعمال و عقائد سے مختلف ہوں گے چاہے وہ بظاہر کتنے ہی خوشنما معلوم ہوں وہ ناقابل قبول ہوں گے اور ایسے لوگ ضال و مضل کہلائیں گے۔ اس میں کسی بھی قسم کے شک کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے کے اجماعی مسائل سے انحراف ہی اصل گمراہی کی جڑ ہے۔ آج اگر کسی کے حق و باطل پر ہونے کو پرکھا جاسکتا ہے تو اس کے لیے پیمانہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی کی مبارک زندگی ہمارے لیے مشعل راہ ہے اس کے علاوہ تمام راستے فقط گمراہی کی طرف لے جانے والے ہیں۔

حوالہ جات:

(1) القشیری النیسابوری، مسلم بن الحجاج أبوالحسین صحیح مسلم، تحقیق محمد فواد عبدالباقی، (بیروت: دار إحیاء التراث العربي)، 4/1962، رقم الحدیث: 2533
Al-Qusahiri Al-Naishapuri, Muslim bin Hajjaj Sahih Muslim, Edited by Muhammad Fuad Abdul Baqi, (Bierut: Dar Ihya Al-Turath Al-Arabi), Vol. 4, p. 1962, Hadith Number: 2533.

(2) سورۃ الانعام، 153:6

Surat ul Anam, 6:156

(3)سورۃ التوبۃ،119:9

Surat ul Tauba, 9:119

(4) قاری محمد طیب مولانا، علمائے دیوبند کا دینی رخ مسلکی مزاج،(لاہور، دار الاشاعت، ذولقعدہ:1438، اگست:2017)ص:35-34

Qari Muhammad Tayyeb Moulana, Ulama e Deoband ka Deeni Rukh Maslaki Mizaj, (Lahore: Dar Al-Ishaat, 1438-2017), p: 34-35.

(5)الذهبي أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان، سير أعلام النبلاء، تحقيق شعيب الأرناؤوط و محمد نعيم العرقسوسي،(بيروت:مؤسسة الرسالة،1413)،ج:5،ص:374

Al-Dhahabi, Abu Abdullah Muhammad bin Ahmed bin Uthman Siyar Aalam Al-Nubala, Edited: Shoaib Al-Arnaout and Muhammad Naeem Al-Arqoosi, (Beirut: Muassasa Al-Risala, 1413), Vol: 5, p: 374.

(6)سورۃ التوبۃ119:9

Surat ul Tauba, 9:119

(7)سورۃ التوبۃ119:9

Surat ul Tauba, 9:119

(8)سورۃ الفاتحہ 6:1

Surat ul Fatiha, 1:6

(9)سورۃ النساء69:4

Surat ul Nisa, 4:69

(10)سورۃ الفتح29:48

Surat ul Fath, 48:29

(11) محمد طیب قاری، علمائے دیوبند کا دینی رخ مسلکی مزاج، ص:50

Muhammad Tayyeb Qari, Ulama e Deoband ka Deeni Rukh, p: 50.

(12)سورۃ لقمان15:31

Surat ul Tauba, 31:15

(13)سورۃ الاعراف142:7، یونس89:10

Surat ul Aaraf, 7:142; Surat Younus, 10:89.

(14)الترمذي محمد بن عيسى أبو عيسى، الجامع الصحيح سنن الترمذي، تحقيق أحمد محمد شاكر وآخرين،(بيروت: دار إحياء التراث العربي)، ص:936رقم:2641

Al-Tumidhi, Muhammad bin Essa Abu Essa Al-Jame Al-Sahih Sunan Al-Tirmidhi, Edited: Ahmed Muhammad Shakir and Others, (Bierut: Dar Ihya Al-Turath Al-Arabi), p: 936, Number: 2641.

(15)خطيب تبريزي مشكوة المصابيح، كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة(کراچی: مکتبۃ البشری،1431)

Khatib Tabraizi, Mishkat Al-Masabih, Kitab AL-Iman, Bab Al-Itesam bi Al-Kitab wa Al-Sunnah,

(Karachi: Maktaba Al-Bushara, 1431),

(16)محمد طیب قاری، علمائے دیوبند کا دینی رخ مسلکی مزاج،ص:89

Muhammad Tayyeb Qari, Ulama e Deoband ka Deeni Rukh, p: 89.

(17)السیوطی جلال الدین، الدر المنثور فی التفسیر الماثور،(قاہرہ، مصر، مرکز ھجر للدراسات الاسلامیہ والعربیہ:1424ھ)ال عمران،107:3،ج:2،ص:291

Al-Siyutim Jalal Al-Din Al-Durr Al-Mansoor fi Al-Tafseer Al-Mathoor, (Cairo: Markaz Hijr li Al-Dirasat Al-Islamia wa Al-Arabia, 1424), Vol: 2, p. 291

(18)سیوطی، در منثور، ال عمران،107:3،ج:2،ص:291

Al-Siyuti Al-Durr Al-Mansoor, Vol. 2, p. 291.

(19)حوالہ سابق

Ibid.

(20)محمد طیب قاری، علمائے دیوبند کا دینی رخ مسلکی مزاج،ص:94

Muhammad Tayyeb Qari, Ulama e Deoband ka Deeni Rukh, p: 94.

(21)حوالہ بالا،ص:92

Ibid, 92.

(22)أحمد، مسند أحمد، مُسْنَدُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ،ج:7ص:207رقم:4142

Ahmed, Musnad Ahmed, Musnad Abdullah bin Masood, Vol: 7, p: 207, Hadith no: 4142.

(23)دہلوی شیخ عبد الحق محدث، لمعات التنقیح فی شرح مشکوۃ المصابیح،(تحقیق تقی الدین ندوی، ط: دار النوادر:1435ھ)،ج:1،ص:490

Dehlvi Sheikh Abdul Haq Mohadith, Lam'at un Tanqih Fi Sharah Mishkat ul Masabih, Edited: Taqi ud Din Nadwi, (Dar un Nawadir, 1435), v :1, p: 490.

(24)پالنپوری مولانا سعید احمد، رحمۃ اللہ الواسعہ شرح حجۃ اللہ البالغہ از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی،(انڈیا، ضلع سہارنپور، یوپی،1422،2001)،ج:3،ص:120

Palanpuri Molana Saeed Ahmed, Rehmatullah-hil-Wasia Sharah Hujjatullah-hil-Baligha by Shah Waliullah Mohadith Dehlvi, (Saharunpur, UP, India, 1422-2001), v: 3, p: 120

(25)حوالہ سابق،ج:3،ص:119-118

Ibid, 118-119.

(26)ابن تیمیہ، منہاج السنۃ النبویۃ فی نقض کلام الشیعۃ القدریۃ،(الریاض: جامعہ امام محمد بن سعود الاسلامیۃ)،ج:3،ص:272.

Ibn e Taymiya,Taqi ud din Ahmed bin Abdul Haleem, Minhaj us Sunnah an-Nabawiyyah Fi Naqzi Kalam Shia wal Qadaria, (Riyadh: Jami Imam Mohammad bin Saud Islamia), Vol: 3, p: 272.

(27)ریحان مولانا محمد اسمٰعیل، تاریخ امت مسلمہ،(کراچی، المنہل پبلیشرز:2019ھ)ج:2،ص:324۔

Rehan Molana Mohammad Ismail, Tarikh Ummat-e-Muslimah, (Karachi: Al-Manhal Publishers, Karachi, 2019, Vol:2, p: 324.

(28)ریحان مولانا محمد اسمٰعیل، تاریخ امت مسلمہ،ج:2،ص:336۔

Rehan Molana Mohammad Ismail, Tarikh Ummat-e-Muslimah", v: 2, p: 336.

(29)دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن، فتوی نمبر:144012201387

Darul Ifta ,Jamiatu l Uloom Islamia Allama Mohammad Yousuf Binnori Town ,Fatwa no.144012201387.

(30)الترمذي، سنن الترمذي، بَابُ مَا جَاءَ فِي لُزُومِ الْجَمَاعَةِ، أَبْوَابُ الْفِتَنِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ص:812رقم:2165

Tirmidhi, Sunan Al-Tirmidhi, p: 812, Hadith no. 2165.

(31)الترمذي، سنن الترمذي، بَابُ مَا جَاءَ فِي لُزُومِ الْجَمَاعَةِ، أَبْوَابُ الْفِتَنِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ص:812رقم:2165.

Tirmidhi, Sunan Al-Tirmidhi, p: 812, Hadith no. 2165.

(32)الالبانی الشیخ محمد ناصر الدین، سلسلة الصحیحة، (بیروت: مکتب المعارف، 2002) عن النعمان بن بشیر، قال: قال النبی صلى الله عليه وسلم، الجماعةُ رحمةٌ والفرقةُ عذابٌ، رقم الحدیث:667

Albani, Sheikh Nasiruddin Silsila Ahadith-e-Sahiha, (Beirut: Maktaba-ul-Maarif,2002), Hadith no: 667.

(33)النَّسَائِيُّ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمنِ أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ، سنن النسائي، قَتْلُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ، كِتَابُ تَحْرِيمِ الدَّمِ، (دار البشائر الإسلامية بيروت1414)، ج:7ص:92.

An Nasai Abu Abdur Rahman Ahmed bin Shoaib, Sunan Nisai, (Beirut: Darul Bashair Islamia,1414), Vol: 7, p: 92.

(34) البخاري محمد بن إسماعيل، صحيح البخاري، كتاب المناقب، بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الْإِسْلَامِ، (بيروت: دار طوق النجاة، 1422)، ج:4ص:199؛ ومسلم، صحيح مسلم، بَابُ الْأَمْرِ بِلُزُومِ الْجَمَاعَةِ عِنْدَ ظُهُورِ الْفِتَنِ وَتَحْذِيرِ الدُّعَاةِ إِلَى الْكُفْرِ، كتاب الإمارة، ج:6ص:20

Al Bhukhari Mohammad bin Ismail, Sahih Bhukhari, (Beirut: Dar Tauq al-Najaa, 1422, Vol: 4, p:199; Muslim, Sahih Muslim, Vol: 6, p. 20.

(35)الترمذي، سنن الترمذي، بَابُ مَا جَاءَ فِي مَثَلِ الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ، رقم الحديث:2863، ص:989.

Tirmidhi, Sunan al-Tirmidhi, p: 989, Hadith no.2863.

(36)الترمذي، سنن الترمذي، بَابُ مَا جَاءَ فِي لُزُومِ الْجَمَاعَةِ، أَبْوَابُ الْفِتَنِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رقم الحديث:2167، ص:813.

Tirmidhi, Sunan al-Tirmidhi, p: 813, Hadith no.2167.

(37)السجستاني سليمان بن الأشعث أبو داود الأزدي، سنن أبي داود، تحقيق محمد محيي الدين عبد الحميد، (بيروت: دار الفكر)، بَابُ شَرْحِ السُّنَّةِ، كتاب السنة، رقم الحديث:4597، ص:970

al-Sajistani Suleman bin Ash'ath Abu Dawud Al-Azdi, Sunan Abu Dawood, Edited: Mohammad Mohiuddin Abdul Hameed , (Beirtu: Darul Fikr) , p:970, Hadith no.4597.

(38)الكوفي أبو بكر بن أبي شيبة، كتاب المصنف فى الاحاديث و الآثار، (بيروت، لبنان، دار الفكر: 1414ھ)، كِتَابُ الإِيمَانِ، رقم الحديث: 32447، ج:17ص:54.

Al-Kufi Abu Bakar bin Abi Shaybah, Al-Musannaf, (Beirut: Darul Fikr,1414), v: 17, p: 54, Hadith no.32447.

(39)حوالہ سابقہ، حدیث رقم:30427

Ib Hadith no.30427.

(40)حوالہ سابقہ، حدیث رقم:37144

Ibid, Hadith no.37144.

(41)حوالہ سابقہ، رقم:37451

Ibid, Hadith no.3451.

(42)عکبری ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن حمدان المعروف لابن بطة. الإبانة الکبریٰ (ریاض: دار الرایۃ للنشر و التوزیع، 1994-1415) رقم: 105

Abu Abdullah Mohammad bin Hamdan Ibne Battah,Al Ibanat-ul-Kubra, (Riayadh: Dar ur Rayah, 1415-1994), Hadith no. 105.

(43)لالکائی ، ابو القاسم ہبۃ اللہ بن حسن بن منصور طبری، شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ، (اسکندریہ، دار البصیرۃ و صنعاء، دار الآثار، ط: ندارد)

حدیث رقم: 48.

Al-Lalaka’i, Abul Qasim Hibatullah bin Hasan bin Mansoor Tabari, Sharah Usool Iteqad Ahlus-Sunnah, (Alexandira: Darul Baseera), Hadith no.48.

(44)آجری محمد بن حسین ابو بکر ، الشریعۃ، ج: 1 ، ص:54 ، مترجم محمد محیی الدین جہانگیری، (لاہور: اسلام بک ڈپو ، گنج بخش روڈ)

Ajuri Mohammad bin Hussain Abu Bakar, Al-Sahriah, Translator:Mohammad Mohiuddin Jahangiri, (Lahore:Islami Book depot), Vol:1, p:54.

(45)الندوي أبو الحسن علي، خطبات علی میاں، (نئی دہلی: فرید بک ڈپو، 2004)، ج:1، ص:348

Nadwi Abul Hasan Ali, Khutbat Ali Mian, (New Dehli: Fareed Book depot, 2004), Vol: 1, p: 348.

(46)ماہنامہ بینات، جمادی الاخری 1388ھ، جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری تاؤن کراچی

Monthly Bayyinat, Jamadul Ukhra 1388, Jamiatu l Uloom Islamia Allama Mohammad Yousuf Binnori Town.

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.